Al-Azhār
ISSN (Print): 2519-6707
Volume 7, Issue 2(July- December, 2021)

Issue:http: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/17
URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/238
Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v7i02.238

Title A Historical Study of the Crafts and Income Sources of the Companions

Author (s): Dr.Hafiz Fayaz Ali, Inam ur Rehman

Received on: 29 July, 2021
Accepted on: 29 November, 2021
Published on: 25 December, 2021

Citation: Dr.Hafiz Fayaz Ali,Iman ur Rehman"A Historical Study of the Crafts and Income Sources of the Companions," Al-Azhār: 7 no, 2 (2021): 245-261

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

صنعت و حرفت اور صحابہ کرام کے ذرائع معاش: ایک تحقیقی جائزہ

A Historical Study of the Crafts and Income Sources of the Companions

*ڈاکٹر حافظ فیاض علی

**انعام الرحمن

Abstract:

There are various opinions we found in our era that the Sahabat (Companions) focused their lives only on worship of Allah. They spent their lives in the wars. They did not know daily life need and importance of family life. That's why, they kept yourself away from materialistic life and marriage as well. It might means that they are conceding about monasticism. Although, our often Muslim authors only discussed about their worships and wars life in his books. But it does not mean that they were actually like that. Because in this research study we found various examples about their contribution in the Islamic State of Madinah. They must have in this magnificent Islamic State Bazars, hotels, restaurants, butchers, hairdressers, cooks, plumbers, hammers as every civilization needs it. And the workers in these various departments must be our beloved Sahabat (Companions). We also know that the Muhajireen (migraters) were basically businessmen and the Ansars (helpers) were agriculturists. Ibn Khaldoon discussed their incomes and property of Sahabat (Companions) during their deaths.

Keywords: *Sahabat, materialistic, restaurants, butchers, hairdressers, hammers, businessman, agriculturist, Ibn e Khaldoon, incomes*

*لیکچرر، شعبہ اسلامیات، جامعہ پشاور

**پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، جامعہ پشاور

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ماتحت الاسباب قاعدے کے تحت رکھا ہے۔ ''اِنِّی جَاعِلٌ فِی الاَرضِ'' عنوان کے تحت اعمار الارض انسان کی بنیادی مقاصد میں سے ہیں۔ اس لئے انسان کو طبعی طور پر روزی کا محتاج بنا دیا گیا ہے۔ اس کا عہد طفولیت، عہد شباب اور عہد پیرانہ سالی روزی ہی کے پل گزرتی ہے۔ انسان کو اپنی حیات حسین سے حسین تر بنانے کیلئے طرح طرح کے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ دوسرے طرف شریعت اسلامی نے بھی اپنے پیروکاروں کو نہ صرف حلال کھانے کی ترغیب دی ہے بلکہ حلال کسب معاش کی خوب حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ-[1]

''پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ''

مع اس کے قرآن مجید کے متعدد آیات کریمہ سے مترشح ہوتا ہے کہ دنیا کی یہ ساری نعمتیں خواہ بحر و بر میں ہیں یا سماوی، ارضی اور تحت الثریٰ میں ہیں انسان کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے سب اس کیلئے مسخر کر دیئے گئے ہیں۔ ارشادات نبویہ ﷺ سے بھی مسلمانوں کو یہی ترغیب بلکہ ترحیض ملتی ہیں کہ معاشی جدوجہد سے بہر صورت غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

اذا صلیتم الفجر فلا تنوموا عن طلب أرزاقکم[2] ''جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو کسب معاش سے غافل ہو کر نہ سویا کرو''

اس موقع پر بعض اصطلاحات کی توضیح ضروری سمجھتا ہوں تاکہ کسب معاش یا رزق سے ہم مغالطہ میں نہ پڑ جائے۔ فن عمرانیات کے ماہر علامہ ابن خلدون[3] نے معاش اور رزق میں یہ فرق بتلایا ہے۔

''اگر انسان کی کمائی اس کی ضرورتوں کے برابر ہے تو اسے ''معاش'' کہتے ہیں۔ اگر اس کی کمائی اس کی ضروتوں سے زائد ہے تو یہ ''ریاش'' کہلاتا ہے۔ پھر اگر اس کمائی سے انسان خود فائدہ اٹھائے اور اپنے ذاتی کاموں میں خرچ کرے تو یہ رزق کہلاتا ہے اور اگر کمائی اپنی ضروریات پر صرف نہیں کی تو یہ رزق نہیں ہوگا بلکہ کسب کہلاتا ہے۔''[4]

ایک سوال عموماً ذہن میں ابھرتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے ذرائع معیشت کیا تھے؟ مدینہ کی اسلامی ریاست میں صنعت و حرفت کے میدان میں ان کا کردار کیسا رہا ہے؟ کیا انہوں نے دنیاوی زندگی کی جھمیلوں سے کود کو دور رکھا ہوا تھا؟ ذہن میں اس سوال کے ابھرنے کی کئی وجوہات ہیں۔

➢ معاش نبوی ﷺ اور صحابہ کرام کی معیشت کے بارے میں مستشرقین اور ان کے ہم خیال مؤرخین کی ایک یہ رائے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ معاشی لحاظ سے بنو ہاشم کے ایک کمزور طبقہ سے سے تعلق رکھتے تھے اسلئے ان کا گزر بسر انتہائی مشکل حالات میں گزرا ہے بسا اوقات ہدیے تحائف پر گزارا کرتے تھے یا مال غنیمت کے ملنے کا انتظار کرتے تھے۔اور ان کے پیروکاروں میں معدودے چند افراد جو متمول گھرانے سے تعلق رکھتے تھے باقی انتہائی تونگری اور فقروفاقے میں زندگی بسر کرتے تھے۔دوسری رائے یہ ہے کہ معاش نبوی اور صحابہ کرام کی معیشت اموال غنیمت کی بیساکھیوں کے سہارے قائم تھیں۔

➢ اس کے برعکس ہمارے بعض سیرت نگاروں کے ہاں رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کی معیشت کے حوالے سے یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ اقتصادی ابتری اور معاشی شندگی کی تنگی گویا منشائے الٰہی رہی ہے کہ اللہ کے ولی اور پارسالوگ دنیا جیسی نجس چیز سے خود کو کوسوں دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

➢ ذہن میں صحابہ کرام کی معیشت کے حوالے سے سوال پیدا ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہمارے دینی ادب میں حیات صحابہ کرام کے حوالے سے، ان کی دعوت و قتال فی سبیل اللہ ، فتوحات، اموال غنیمت اور عبادات وغیرہ کے باب میں بیسیوں تفصیلات مل جائینگے اور ان کی حیات طیبہ کا جو پہلو تقریباً ہر جگہ تشنہ اور عنقا نظر آرہا ہے وہ ان پاکیزہ ہستیوں صحابہ کرام کی ذرائع معیشت اور مدینہ کی اسلامی ریاست کے صنعت و حرفت کے میدان میں ان کا کردار ہیں۔زیر نظر تحقیق میں اس گوشے کا جائزہ لیا جائے گا۔

اصناف معاش اور ذرائع معاش کے تو ویسے بہت سے دروازے ہیں جن میں بعض حرام ہیں جیسے عربوں کی غارت گری جو تجارت کے بعد بڑا ذریعہ معاش تھا۔جس کیلئے عرب کے لوگ شہور حج میں نسئ(مہینوں کی تقدیم وتاخیر)کے ارتکاب سے بھی دریغ نہیں کرتے[5] جس کی بابت ابو علی قالی[6] اپنی کتاب ''الامالی'' میں لکھتے ہیں۔

وذلك أنهم كانوا يكرهون أن تتوالى عليهم ثلاثة أشهر لا تمكنهم الإغارة فيها

''یہ اسلئے کہ وہ عرب کے لوگ پسند نہیں کرتے تھے ان پر تین مہینے یکے بعد دیگرے متصل اس حالت میں گزرے کہ وہ غارت گری نہ کرے کیونکہ یہی غارت گری ان کا ذریعہ معاش تھا۔''[7]

اور بعض ان میں حلال ہیں۔علامہ ابن خلدون نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''مقدمہ ابن خلدون'' میں بعض بنیادی اصناف معیشت کا تذکرہ کیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

1) محصول یا خراج کے ذریعے وصول ہونے والا رزق

2) شکار کو ذریعہ معاش بنانا (جیسے صحابہ کرام میں سیدنا حمزہ بن عبد المطلبؓ)

3) پالتوں جانور پال کر ان کے جسموں کے اجزاء سے فائدہ اٹھانا رزق میں شامل ہے جیسے دودھ، ریشم، شہد اور انڈے وغیرہ

4) کاشت کاری کرنا

5) محنت مزدوری کرنا۔ جس کی دو صورتیں ہیں

5-1) اگر محنت کسی خاص پیشے میں منحصر ہے تو یہ "صنعت" کہلاتا ہے جیسے بڑھئی کا کام، درزی کا کام وغیرہ

5-2) اگر محنت کسی خاص پیشے میں منحصر نہیں ہے تو وہ عام مزدوری کہلاتا ہے جس کی بھی دو صورتیں ہیں

5-2-1) مال خرید کر ایک شہر سے دوسرے شہر جا کر فروخت کرنا

5-2-2) سونا چاندی خرید کر بازار کا رخ تیز ہونے پر بیچ کر زیادہ نفع حاصل کرنا۔ اس کا نام تجارت ہے [8]

علامہ ابن خلدون کے اس تجزیئے سے معلوم ہوا کہ مال کمانے کے چار ذرائع ہیں۔

- امارت
- صنعت و حرفت
- زراعت
- تجارت

علامہ ابن خلدون کے مطابق زراعت، صنعت وحرفت اور تجارت بالترتیب اول، دوم اور سوم درجے میں ہیں۔ [9]

کتب اسلامی کا عمیق ورق گردانی اور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام نے امارت میں بہت کم جبکہ باقی تینوں اصناف معاش میں اپنا بہترین کردار نبھاکے کسب معاش کیا ہے۔ مدینہ کی اسلامی ریاست میں صحابہ کرام دو بنیادی اصناف میں تقسیم تھے۔ مہاجرین اور انصار۔ مہاجرین میں غالب اکثریت نسل در نسل تجارت پیشہ لوگ تھے۔ انصار چونکہ نبطی الاصل [10] تھے اسلئے حضارت اور کاشتکاری ان کی رگ و پے میں پائی جاتی تھیں اور یہی ان کا واحد ذریعہ معاش تھا۔ حضرت ابو ہریرہ اپنے مہاجرین اور انصار بھائیوں کے بارے میں فرماتے ہیں

إنَّ إخْوانَنا مِنَ المهاجِرِينَ كانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأسْواقِ، وإنَّ إخْوانَنا مِنَ الأنْصارِ كانَ يَشْغَلُهُمُ العَمَلُ

فِي أَمْوَالِهِم" ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بازاروں میں تجارت نے مشغول رکھا ہوا تھا۔ اور ہمارے انصاری بھائیوں کو ان کی کاشتکاری حصول علم سے باز رکھا ہوا تھا"[11]

اسواق المدینہ

امام بخاری نے اپنی "الصحیح" میں باب ما ذکر فی الاسواق کے تحت ریاست مدینہ کے بازاروں کی تفصیلات دی ہوئی ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی[12] نے ابن بطال[13] کے واسطے ذکر کیا ہے کہ امام بخاری کا بازاروں کے ذکر کرنے سے یہ مقصود ہے کہ بازاروں میں شرفاء اور فضلاء کا جانا باعث عیب نہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین جگہیں مساجد اور مبغوض ترین جگہیں بازاریں ہیں۔ ابن بطال کہتے ہیں کہ یہ بااعتبار غالب کے ہے ورنہ تو اکثر مسجدوں سے وہ بازار بہتر ہے جہاں اللہ کا ذکر ہو۔[14]

مدینہ میں سب سے قدیم بازار "سوق بنی قینقاع" سب سے مشہور ہے۔ مسلمانوں کی ہجرت سے قبل انصار اس میں جاتے تھے۔ یہ بازار سال میں کئی مرتبہ لگتا تھا۔[15] بلکہ اوس اور خزرج نے خود اپنے لئے بھی بازار قائم ہوئے تھے چنانچہ مدینہ کا سب سے بڑا بازار وہ تھا جو مَہروز میں لگتا تھا۔[16] قبا میں ایک بازار تھا جو عمرو بن عوف کی ملکیت میں تھا اور یہ سوق بنی قینقاع کے بعد لگتا تھا۔[17] ایک بازار "امّ العیال" نامی ایک چشمہ کے قریب لگتا تھا۔[18] ایک بازار کا نام "مزاحم" تھا جو زقاق بن جبیر نے قائم کیا ہوا تھا۔ اور یہ بازار اوائل اسلام میں لگتا تھا۔[19] اسی طرح ایک ما بازار وہ تھا جو بقیع میں واقع تھا جس کا ذکر علامہ ابن حجرؒ نے اپنی شرح میں کیا ہے[20] بلکہ مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے خود ایک ٹیکس فری بازار قائم کیا تھا جس کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ "یہ تمہارا بازار ہے اور اس میں تم پر کوئی خراج (ٹیکس) نہیں ہے"[21] عبد الرحمن بن عوف[22] رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ ہجرت مدینہ کے بعد جب سعد بن الربیع الانصاری رضی اللہ عنہ[23] کے ساتھ اس کا مؤاخاۃ باندھ دیا گیا جو انتہائی فیاض طبع تھے تو سعد بن الربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے جس ایثار کا مظاہرہ کیا وہ ہماری اسلامی تاریخ کی درخشاں مثال ہے۔ البتہ دوسری طرف عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی اتنا ہی خودداری کا مظاہرہ کیا اور فرمایا کہ مجھے بازار کا راستہ بتا دو۔ تو لوگوں نے انہیں سوق قینقاع کا راستہ دکھایا تو چند دن کے بعد وہ مراسم شادی کے قابل ہوئے۔ وفات کے وقت جتنا ترکہ انہوں نے چھوڑا تھا اس کا تفصیلی ذکر "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" اور "اسد الغابۃ" میں موجود ہیں۔[24]

صحابہ کرام میں وہ صحابہ جو مہاجرین تھے ان میں اکثریت تجارت کے پیشے سے منسلک تھے۔اور یہ صحابہ داخلی طور پر مدینہ کے بازاروں میں جاکر تجارت کیا کرتے تھے۔یا خارجی طور پر مدینہ سے باہر کے اکناف واوطان میں جاکر بین الاقوامی تجارت بھی کیا کرتے تھے۔جیسے سیدنا ابو بکر صدیقؓ جو اکثر اپنا مال تجارت لے کر بصرہ جایا کرتے تھے چنانچہ رسول اکرم ﷺ کی وفات کے وقت سے ایک سال قبل بھی سامان تجارت کے ساتھ بصرہ گئے ہوئے تھے[25] سیدنا عمر بن الخطابؓ جن کے اہل ایران کے تجارتی مراسم تھے۔رسول اکرم ﷺ نے ایک دفعہ انہیں ایک ریشمی جبہ ہدیہ کرکے فرمایا کہ اسے اپنے لئے ایران میں فروخت کرنا تاکہ آپ کو زیادہ منافع ہو۔(چونکہ رسول اکرم ﷺ نے خود بین الاقوامی تجارت کی تھی۔شاید انہیں اندازہ ہوگا کہ اس ریشمی جبہ کی زیادہ باؤ اور غیر معمولی اہمیت کہاں ہوگی؟ ورنہ وہ کسی دوسرے صحابی کو بھی ہدیہ کرسکتے تھے۔)[26] سیدنا عثمان غنیؓ جس کا متمول ہونا ایک ضرب المثل ہے۔سیدنا عبد الرحمن بن عوفؓ اور سیدنا طلحہؓ [27] کی معاش کا اصلی ذریعہ تو تجارت ہی تھا اور جب سفر میں نیر اسلام کے طلوع ہونے کا مژدہ ایک راہب سے سنی تو سیدھا مدینہ آئے اور مشرف با اسلام ہوکر تجارت کے ساتھ ساتھ زراعت کو بھی اپنا ذریعہ معاش بنایا۔خیبر کی جاگیر کے علاوہ عراق عرب تک بہت سی زمینیں حاصل کی تھیں۔جن میں قناۃ اور سراۃ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں۔دونوں مقامات پر کاشتکاری اور زمینداری کا وسیع اہتمام تھا۔صرف مقام قناۃ پر موجود کھیتوں کی سیر ابی اور آبیاری کا کام بیس بیس اونٹوں سے لیا جاتا تھا۔آپؓ کی روزانہ آمدنی کا اوسط ایک ہزار دینار تھا[28]

عبد الرحمن بن عوفؓ کا ذریعہ معاش تجارت ہی تھا۔البتہ اس کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ میں زمینداری بھی کیا کرتے تھے۔بہت سی قابل کاشت اراضی خرید کر اس میں کاشت کاری بھی شروع کی تھی۔اور دیکھتے دیکھتے انتہائی وسیع رقبے پر یہ کام ہو رہا تھا صرف "مقام جرف" پر کھیتوں کی آبیاری کیلئے بیسیوں اونٹ رکھے ہوئے تھے۔وفات کے وقت چاروں ازواج نے اس کے مال متروکہ میں اسی اسی ہزار دینار پائے اور سونے کی ایسی اینٹیں جنہیں کلہاڑی کے زور سے کاٹ دی گئیں، بھی میراث میں ملی تھیں۔نقدی اور غیر منقولہ جائیداد کے علاوہ 1000 اونٹ، 3000 بکریاں اور 100 گھوڑے چھوڑیں۔[29]

سیدنا حاطب بن ابی بلتعہؓ [30] کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے مدینہ منورہ میں ایک ہوٹل بنایا ہوا تھا۔وہ

اس میں کھانا بیچتے تھے۔ابن سعد نے اپنی کتاب میں سیدنا حاطبؓ کے ہوٹل (ریسٹورانٹ) کے ذکر میں "وغیرہ" کا لفظ استعمال کر کے اس ریسٹورانٹ کو دیگر مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جیسے مسافروں کیلئے سرائے کی حیثیت رکھنا، کرایہ پر کسی کو مخصوص مدت کیلئے کمرہ دینا، مدینہ کی اسلامی ریاست میں بین الاقوامی سفراء کیلئے گیسٹ ہاؤس کے طور پر استعمال ہونا۔اس ریسٹورانٹ سے سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ نے کثیر منافع حاصل کیا تھا۔ چنانچہ آپؓ نے ترکہ میں 4000 دینار نقد اور متعدد مکانات چھوڑے تھے۔[31]

سیدنا خباب بن ارت[32] جو کہ غلام تھے اور سبا سے لا کر مکہ مکرمہ میں فروخت کئے گئے تھے۔صنعت اسلحہ سازی کے ساتھ وابستہ تھے اور زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں آپؓ تلوار سازی کا کاروبار کیا کرتے تھے۔یعنی آپؓ لوہاری کے پیشے سے منسلک تھے۔بلکہ فتح خیبر کے بعد رسول اکرم ﷺ کی ہدایت پر آپؓ نے مختلف صحابہ کرام کو اسی صنعت کی بہت تعلیم دی اسلئے خباب بن ارتؓ مدینہ میں اس کے معلم اور صانع معروف ہوئے تھے اور اسی نسبت سے معاشرے میں اس کی پہچان بن گئی تھی[33] چونکہ آپؓ یمن سے تعلق رکھتے تھے اور اس زمانے میں صنعت اسلحہ سازی میں یمن کی تلواریں بہت مشہور تھیں۔بلکہ وہاں "رغاف" کے مقام پر لوہے کا معدن (کان) ہوا کرتا تھا جہاں سے پورے ملک عرب کے طول و عرض میں لوہا سپلائی ہوتا تھا۔اس کے تفصیلی حالات جواد علی[34] نے اپنی کتاب "المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام" میں 14:204 پر بیان کئے ہیں۔

صنعت اسلحہ سازی:

مدینہ کی اسلامی ریاست میں یہ صنعت بہت ترقی کر چکا تھا۔یمن کا علاقہ "رعافۃ" اور "قساس" میں جبل بدبار بنی نمیر (وبروایۃ بنی اسد) میں لوہے کے کان تھے۔جہاں سے پورے خطہ عرب میں لوہے کی سپلائی ہوتی تھی۔حجاز کے ماہرین اس لوہے سے تیر، چھریاں، تلواریں، ڈھال اور دیگر آلات جنگ و زراعت بناتے تھے۔نوفل بن حارث ہاشمی تیر بنانے کے ماہر تھے۔جنگ بدر میں جب قیدی بنا دیا گیا تو اپنے فدیے میں 1000 تیر دیئے تھے۔بعد ازاں اسلام قبول کیا چنانچہ غزوہ حنین میں آپؓ کی 3000 تیروں سے معاونت فرمائی[35] خباب بن ارت سے آلات سیف بنانے کے علاوہ لوہے سے آلات زراعت بنانے میں بھی کافی ماہر تھے۔مثلاً وہ لوہے سے محراث (زمین جوتنے کا ہل)، مسّاح (زمین کی پیمائش کا آلہ)، منجل (درانتی)، کدال اور بیلچہ وغیرہ اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔[36]

اسی طرح ایک اور حدیث میں ابا سیف کا ذکر آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سیدنا انس بن مالک کی ہمراہی میں ان پر داخل ہوئے تو وہ اپنی کیر (دھونکنی) میں ہوا بھر کے آگ بھڑکا رہے تھے جس کی وجہ سے اس کا گھر دھوئیں سے اٹا تھا ہوا تھا[37]۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ صحابی گھر کے اندر لوہاری کا کام کرتے تھے اور بقاعدہ دھونکنی (کیر الحداد) کا استعمال کر رہے تھے۔ دیگر صحابہ میں ازرق بن عقبۃ الثقفی مولی حارث بن کلدہ اور مرزوق الصیقل بھی تھے جس نے آپؐ کیلئے "ذوالفقار" تلوار بھی بنائی تھی۔

صنعت خیاطی ونساجۃ:

خیاطی (بفتح الخاء وتشدید الیاء) کپڑا سینے کو کہتے ہیں اور نساجہ (بفتح النون وتشدید السین) کپڑا بُننے کو کہتے ہیں۔ علامہ ابن خلدون نے اپنی کتاب 247:2 میں اس کی اہمیت پر سیر حاصل بحث کیا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ درزی کا کام ہر متمدن تہذیب کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے۔ عہد رسالت اور عہد صحابہ کرام میں اس صنعت سے وابستہ کافی لوگ موجود تھے۔ طبقات ابن سعد میں بی بی عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ گھر کے کام خود اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے اور گھر میں آپؐ اکثر درزی کا کام کیا کرتے تھے[38] ابن قتیبہ[39] نے اپنی کتاب "المعارف" میں لکھا ہے کہ عثمان بن طلحہؓ درزی تھے۔[40] امام بخاری نے اپنی "الجامع الصحیح" میں اس پر باب قائم کیا ہے "باب ذکر الخیاط" اور اس کے تحت سیدنا انس بن مالکؓ کی روایت کا ذکر کیا ہے کہ

ان خیاطا دعا رسول الله ﷺ لطعام صنعه

"کہ ایک درزی نے آپؐ کیلئے کھانے کی دعوت کی جو اس نے تیار کی تھی۔۔۔"

اس حدیث کی شرح میں علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں

وفيه دلالة على ان الخياطة لا تنافى المروءة

"یہ باب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ درزی کا کام کرنا مروت کے منافی نہیں ہے۔"

اسی طرح علامہ بدر الدین عینیؒ[41] اس حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ درزی کا کام درست ہے اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے۔[42] ایک اور حدیث میں آتا ہے جو سیدنا ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ

ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ کپڑا فروشی کی مارکیٹ میں گئے اور آپؐ بازار کا جائزہ لینے گئے تھے۔ تو ایک بزاز (کپڑا فروش) کے پاس بیٹھ تو آپؐ ان سے اس کاروبار کی بابت بحث ہوئی۔ اس حدیث کی ذیل میں علامہ زرقانی[43] اپنی کتاب "المواھب اللدنیہ" میں رقمطراز ہیں کہ اس دکان میں کپڑوں کے علاوہ گھر سے متعلق دیگر برتن وغیرہ بھی فروخت ہو رہے تھے۔[44] اس حدیث سے دو اہم باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ رسول اکرم ﷺ بازاروں کی جانب دعوتی اغراض کے علاوہ اسلئے بھی جاتے تھے تاکہ مارکیٹ میں اشیائے زیست کی باؤو قیمتوں میں مدوجزر کی خود نگرانی کریں اور دوسری بات یہ کہ ریاست مدینہ کے بازاروں میں مختلف اشیائے زیست کی مارکیٹیں ہوا کرتی تھیں۔

علاوہ ازیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کپڑا بُننے (نساجہ) کا کام بھی کیا کرتے تھے۔ اس خطے میں حیوانات کی کثرت چونکہ معروف ومشھور ہیں اسلئے بدیہی طور پر اس سے استفادہ کرنے سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ امام بخاریؒ نے "کتاب البیوع" میں اس پر باب قائم کیا ہے "باب ذکر النساج" اور سہل بن سعد ؓ کی حدیث کو لائے ہیں کہ "ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بُردۃ (اوڑھنے کی دھاری دار چادر) لے آئی اور آپؐ کو ہبہ کیا تو آپؐ سے کسی دوسرے صحابی نے مانگا اور اسے دے دیا"[45]

ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ، سیدنا عثمان ؓ، محمد بن سیرین اور میمون بن مھران بزازین (عام کپڑا فروش) تھے اور زبیر بن العوام، عمرو بن العاص اور عمار بن کریز خزازین (اونی کپڑا فروش) تھے[46]

صنعت نجار (بڑھئی کا کام کرنا)

صنعت نجاری ایک متمدن تہذیب کی اہم ضرورت سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی میں درخت اور لکڑیوں کی اہمیت امسلم ہے۔ علامہ ابن خلدون کے مطابق شہری شندگی کی نسبت دیہی زندگی میں اس کی ضرورت زیادہ پیش آتی ہے۔[47] امام بخاری نے "باب النجار" کے ذیل میں اس صنعت سے متعلق حدیث ذکر کی ہے جس کی شرح کے بارے میں علامہ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ

"مدینہ میں ایک غلام تھا جو بڑھئی کا کام کرتا تھا۔ انہوں نے ایک انصاریہ عورت کے حکم سے رسول اکرم ﷺ کیلئے منبر بنایا تھا جسے مسجد نبوی میں رکھا گیا[48]" بعض روایات میں اس غلام کا نام مینا، بعض میں باقول مولیٰ عاص

بن امیہ، میمون النجار، صباح مولیٰ عباس اور یاسعد بن عبادہ کا غلام تھا۔ اور یہاں ممکن ہے کہ یہ سب افراد عہد نبوی سے اس صنعت کے ساتھ وابستہ تھے۔ اور سب یہی کام کیا کرتے تھے۔

ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام ؓ میں عروہ بن مسعود اور غیلان بن سلمہ زیادہ مشہور تھے۔ جنھوں نے آپؐ کیلئے منجنیق بھی تیار کیا تھا اور جنہیں غزوہ طائف میں بقاعدہ طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ سیرت ابن ہشام میں آیا ہے کہ

ان رسول الله اول من رمى فى الاسلام بالمنجنيق .رمى اهل طائف

"رسول اللہ ﷺ پہلے انسان ہے جنہوں منجنیق کا استعمال کرکے تیر اندازی کی ہے اور یہ اہل طائف کے خلاف تھا"[49]

مختلف صحابہ کرام ؓ کے ذرائع معاش

صحیح بخاری میں امام بخاری نے ایک روایت بیان کیا ہے کہ ابو شعیب انصاری کا ایک غلام لحام (قصاب / قصائی) تھا۔ "ابو شعیب انصاری نے انہیں آرڈر کیا کہ میرے لئے 5 آدمیوں کا کھانا تیار کردے۔۔۔[50]اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ کی اسلامی ریاست میں مستقل طور پر باورچی اور بیرا بھی ہوا کرتے تھے۔ اور وہ آرڈر پر لوگوں کیلئے کھانے بھی تیار کرتے تھے جنہیں طباخ اور الشواء کے نام سے جانے تھے، ان کے علاوہ ابو عبید مولیٰ رسول اللہ ﷺ بھی طباخ تھے[51]۔ دیگر صحابہ کرام میں خالد بن اسید بن ابی العیص الاموی بھی جزار (قصاب) تھے۔[52]

اس کے علاوہ فروہ بن عمرو بیاض کا غلام ابو ہند حجام تھا[53] اسی طرح ابو طیبہ (ابو ظیبہ) مولیٰ بنی حارثہ نے رسول اکرم ﷺ کی حجامت کی جنہیں آپؐ نے ایک درہم (وبالروایۃ ایک صاع تمر) شکرانے میں دی۔[54]"اسد الغابہ 272:5 میں اس کا نام میسرہ یانافع بتایا گیاہے۔

سیدنا سلمان فارسی ؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ خواص (الخوص۔ برگ خرم کا کاریگر یعنی کھجور کے پتوں سے چٹائیاں، ٹوکریاں اور نماز کے لئے صف بنانے کا کام کرنا) تھے۔ مدینہ میں سیدنا سلمان فارسی ؓ اس صنعت کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا اور اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔[55]اور امیر مدائن بننے تک یہی کام کیا کرتے تھے۔[56]

مقدام بن معدیکرب ؓ کی لونڈی دودھ فراش تھی۔ وہ دودھ بیچا کرتی تھی اور مقدام کاؤنٹر پر بیٹھ کر لوگوں

سے پیسے لیتے تھے۔اور جب انہیں ایسا دیکھا گیا تو کسی نے سبحان اللہ! کہا تو آپ نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔[57]

اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ طرفۃ بن عرفجہ کی ناک "یوم الکُلاب" میں کٹ گئی تھی تو انہوں نے ورق (چاندی) کی مصنوعی ناک لگادی۔ جس سے بعد میں بدبو پیدا ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ذھب / سونا(Gold) کی ناک لگوانے کی اجازت دی۔[58] اس روایت سے صراحتاً معلوم ہو رہا ہے کہ اس صنعت میں اس وقت کس حد تک ترقی کی تھی۔ کیونکہ یہ روایت اس صنعت میں مسلمانوں کی ترقی کا بتا رہی ہے۔[59]

مققدمہ ابن خلدون کے 334:1 میں علامہ ابن خلدون نے صحابہ کرام ؓ کا عنوان قائم کرکے ان تمام آمدنیوں کی تفصیلات دی ہیں جو صحابہ کرام نے وفات کے دوران چھوڑی تھیں۔

القصہ ،اس سارے بحث سے جو نتائج اخذ ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ صحابہ کرام کو رسول اکرم ﷺ نے جہاں ایک طرف دین کے معاملے میں تاج سرداراپہنایا ہوا تھا تو وہی دنیاوی معاملات میں ایک منظم نظام اور معاشرہ دے دیا تھا۔ جہاں ایک طرف صحابہ کرام توکل علی اللہ میں اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے وہاں کسب معاش میں اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔ عہد رسالت میں مدینہ کی اسلامی ریاست میں مختلف قسم کے بازار قائم کئے گئے تھے جن میں مختلف اشیائے ضروریہ کی مارکیٹیں ہوا کرتی تھی۔ بعض ایسے بازار تھے جو سالانہ یا مختلف تہواروں میں کے دوران منعقد ہوا کرتے تھے۔ جہاں صحابہ کرام ؓ اپنی اور خاندان کا پیٹ پالنے کیلئے محنت مزدوری کیا کرتے تھے۔ بعض صحابہ کرام جہاں داخلی تجارت کیا کرتے تھے وہاں وہ بین الاقوامی تجارت بھی وابستہ تھے۔ مدینہ منورہ کے اکناف واطراف میں جو صنعتیں مشہور تھیں مثلاً یمن وغیرہ میں وہ تقریباًسب مدینہ کی اسلامی ریاست میں ترقی کر گئی تھیں۔ صنعت وحرفت میں تجارت اور زراعت کے میادین کے علاوہ دیگر مختلف میادین میں صحابہ کرام ؓ نے اپنی استعداد کے مطابق اپنی صلاحیتوں کالوہا منوایا ہیں۔ اسلئے یہ کہنا کہ صحابہ کرام کا واحد ذریعہ معاش مال غنیمت اور یہودیوں سے حاصل کی گئی خیبر کی زمینیں تھیں۔ خلاف حقیقت بات ہے۔ بلکہ اگر ایم فل یا پی ایچ ڈی مرحلے پر اس پر تفصیلی کام ہو جائے تو شاید ایک بیش بہا ذخیرہ ایسا سامنے آسکتا ہے جو اب تک نگاہوں سے اوجھل ہیں۔

[1] Surat ul Jumaa 62:10

[2] Jame Al ahadith. Allama Jalal Aldeen Sayuti (911 h), 3:318, raqam al-hadith 2273. (Allama Sayuti ne is hadees ko Tibrani an Ibn abbas bataya hai Albata Allama Albani (1420 h) ne is par radd kya hai ke Tibrani ki kisi kitaab mein yeh hadees nahi paaya gaya aur nah Haisami ne' ' majmaa al zawaied' ' mein is ka zikar kya hai. is liye mein is Intsaab ke barray shak mein hon ke Allama Sayuti jaisa shakhs aisa kaisay kar satke hain agar is ki asal nah ti?. [Salsalah Al ahadis al mouzoa wal sahiha. Nasr aldin Albani (1420 h) 14:1092]. Kanz Al ummal fi sunan al aqwal wa alfaal. Al muttaqi Al hindi (975 h) 4:21, raqam al-hadith: 9299

[3] Abdul Al Rehman bin Muhammad bin Muhammad abbu Zaid Hazrami, alkindi Tuness mein 732 h.1332 AD ko peda hue aur wohi parwarish payi. Ibn khldon syedna Waile bin hijr RA ke nasal se thay. Ilm al Tarikh aur falsafah ke imam thay. Husool ilm aur muaash ke silsilay mein mukhtalif awtan ki khaak chain maari. Misar mein do baar qaazi Al Quzath (Cheif Justice) ke ohday par faiz hue. 808 h bamotabiq 1406 AD ko Qahira mein daar faani se coach kar gaye. [Al Zauollame 4:145. Al aalam 3:1330]

[4] Muqaddamah ibn e Khaldoon. 2:213

[5] إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ (aman ke kis mahinay ko hata kar agay peechay kar dena kufar mein izafah karta hai is se kafir gumraahi mein parre rehtay hain. aik saal to is ko halal samajh letay hain aur dosray saal haram) [Surat Al toubah-9:37]

[6] Ismayl bin al Qasim bin Ezoon 288 h. 901 AD ko Furaat ke shehar Manazjard mein peda hue aur wohi parwarish payi phir Iraq muntaqil hue. Baghdad mein 25 saal husool ilm ki gharz se iqamat ki baad azan Qurtubah muntaqil hue. Lughat aur Shair o adab ke Imam manay jatay hain. Ahal maghrib ke haan woh Bughdadi ke naam se mashhoor hai. 356 h bamutabq 967 Esvi ko Qurtubah mein wafaat paye. [Nafh al Tayyeb-2:85, Sair Alaam Al Nubalaa-1:65 , Wafiyat Alaayaan-1:74]

[7] Amaali Alqali, Abu Ali Alqali (356 h), 1:4- Dar Alkutb Almisriyyah. 1926

[8] Muqaddamah Ibn e Khaldoon- 2:313,314

[9] Muqaddamah Ibn e Khaldoon. 2:214

[10] Nabet, Nibt (bil Twaa), (Nabit ya Nibt [bil Taa]) Tourah (Pentatuch) ke sifr Al Takween, Sahah 25 Dars 14 mein is ko hazrat Ismayil AS ka bara beta qarar diya gaya hai. Ibn jarir Tabari apni Tareekh ki j 1 s 352 mein likhte hain' 'من نابط و قیدار نشر اللہ العرب' ' yani Allah taala ne Nabit aur Qaidar se arbo ko phelaya. Ibn Hisham ne apni seerat Ibn Hisham ke j 1 s 63 mein likha hai' ' ولی البیت بعد اسمٰعیل ابنہ نابط ' ' hazrat asmayl AS baad un ke betay Nabit ko kaaba ki toliat muntaqil hui. aur yahi se Nibti aulaad poooray arab mein phailay yahan tak ke aik zamane mein un ki saltanat' ' Daula al Anbat' ' bhi qaim hui jis ka paya takhat Hijr tha. Bible se maloom hota hai ke yeh nihayat qawi saltanat thi. (Yas'iyaah, Dars 7.6). [khulasa Al wafaa beakhbar al Mustafaa, Al samfoodi (911 h) 1:530 - 535]

[11] Sahil Albukhari (256 h) Bab Hifz al Ilm 1:35.raq alhadith-118

[12] Ahmad bin Ali, kenani, asqlani, abbu alfazl Shahab al deen Ibn hajr Qahira mein 733 h. 1372 AD ko peda hue shair o adab mein bohat shaghaf rakhtay thay. baad azan hadees ki taraf raghib hue aur husool hadees mein intehai mushaqqatey jheleen. kaseer altasaneef buzurag thay. tareekh aur rejal- al-hadith (Asmaa al rejal) mein shahkaar ki manind hain. 852 h bamotabq 1449 AD ko Qahira mein wafaat payi. [Albadr Altali- 1:87]

[13] Abu al Hasan Ali bin Khalf Battal, Qurtubi, Ibn Allejam se bhi mashhoor hai. Tareekh wiladat maloom nahi. fun hadees ke mahireen mein se hai, makaan wiladat

Qurtubah hai. Qaazi Eyaz ne Kibar Al Malekiyah bataya hai. Ibn Bashkwal ke mutabiq ahal ilm aur ahal Maarfat mein se thay. 449 h bamotabq 1057 AD ko wafaat payi. [Shazrat al zahab le Ibn e Emad- 3:283, Sair Alaam Alnubalaah-13:303]

[14] Fath Albari, Ibn e Hajr Asqalani (852 h)- 4:339

[15] Khlasah Alwafaa 2:646

[16] Aizan- 2:741

[17] Ibn Aseer- 1:494

[18] Kholasath Alwafaa 2:546

[19]Aizan- 2:725

[20] Fath Albari, Ibn eHajr Asqalani, 4:341 , raqm alhadith- 2120

[21] Fotuh Albuldan, Allamah Bilazri-38

[22]Abdul Al Rehman bin Auf bin al-Haris bin Zohra, Sahabi, Qureshi, Sabeqoon al Awwaloon aur Ashra Mubashira mein se hain. Ashaab alshooraa ke arkaan sittah mein se tha. Badar aur deegar jumla maarka haae qitaal mein Aasool Akram SAW ki maeyyat mein rahay hain. Waqea Feel ke das saal baad peda hue aur 75 saal ki umar mein wafaat payi. wafaat ke waqt woh badri sahaba jo is ki wafaat ke waqt baqeed hayaat thay, apne tarka mein se chaar chaar so dinar inhen dainay ki wasiyat farmai. aur woh kol 100 thay. [Al Iste'ab- 2:386, Osad Al Ghabah. 3:475]

[23] Saad bin al-rabi bin Amro bin abi Zuhair, alansari, al Khazraj, al aqabi, badri sahabi hai. Ansar ke Noqabaah (Rooasaa) mein se hain. baet Akba oulaa o sania dono mein shareek rahay hain. zamana jaheliat mein katib (Meer munshi) howa karte thay. aur usay bator zareya muaash bhi istemaal karte thay. Ghazwah ohd mein shaheed hue thay. [Tabqaat Ibn Saad 3:484, Al Eteab-2:156]

[24] Al Tabqat Alkubraa- 3:115

[25] Siyar Al Sahaba- 5:264

[26] Musand Ahmad, Ahmad bin Hanmbal(241 h). 22:441,،raqm-14620. Moassash Al resalah 2001

[27] Talha bin Obaid Ullah bin Usmaan Qureshi, Al Taimi, ki hijrat madinah se 25 saal qabal wiladat hui thi. Bachpan hi se tijarti mashaghil se wabasta thay. shaam mein' ' Sooq Basri' ' mein aik Rahib ki zabani Rasool Akram SAW ki nabuwat ke hawalay se samaat farmai. wapsi par Syedna Abbu Baker ki maeeyat mein ja kar Rasool Akram SAW ke haath musharraf ba Islam hue. Jannat ki khushkhabri bhi payi thi. Ashaab Al Shooraa ke arkaan sittah mein se thay. 62 ya 64 saal ki umar mein jung Jamal mein wafaat payi. [Tabqaat Ibn Saad 3:193, al Isabah fi tameez Al Sahabah, Ibn Hajr Asqlani- 3:430]

[28] Al Tabaqat Al Kubraa, Ibn e Saad- 3:193

[29] Al Iteyab- 2:403

[30] Hatib bin abi baltaa bin Amro bin Umair ke silsila nasb mein ikhtilaaf hai. Baaz inhen Qahtani al-nasal qarar dete hain aur baaz bano Lakhm bin Adi ka rukan shumaar karte hain. aabae watan malik Yemen tha. aur Mecca Mukramh mein ghulamana ya haleefana zindagi ke baais muqeem thay. Hijrat e Madinah ke baad Khalid bin Rakhbalah ke sath rishta mowakhat mein bandh gaye thay. Rasool Akram SAW ke sath jumla Ghazwath mein hamrekab thay.
[Osad al Ghabah- 1:431]

[31] Tabqat ibn Saad- 3:114

[32] Khubab bin Arat bin Jundla bin Saad bin Zaid bin Manath bin Tamim ,Islam qubool karne mein "Sades al Islam" kehlatay thay. Ghulami ki wajah se ibtidaye Islam mein mashq e sitam bana diye gaye yahan tak ke un ki zakhmo ki ratobat se aag bujhti thi. jumla Ghazwat Nabwi SAW mein shareek rahay hain aur 73 ki umar mein koofa mein wafaat payi. [Al-tabqaat Alkubraa- 3:167]

[33] Nizam al hokumat al Nabawiyyah almaoof "Al taratib ul Idariyyah",Muhammad bin Abdul hai Al kattani- 2:51

[34] Jawad Ali, Professor, Dr 1907 Esvi ko Baghdad mein peda hue. Ibtidayi taleem Kulia Imam Abbu Hanifa mein haasil ki. Phir Almaniah ki jamea Hamboragh se 1939 Esvi ko doctrait ki degree haasil ki. Azeem moarakh aur tareekh daan thay. Ilm altarikh se mutaliq ghair mamooli ahmiyat ke haamil kutub taleef kee. 1987 Esvi ko is daar faani se coach kar gaye. [Jawad Ali : wikipedia]

[35] Tabqat ibn Saad, 4:31 , Osad Alghabah, 4:593

[36] Macca wa Madinah fi Ahd aljaheliah w Ahd Alrasool, Ahmad Ibrahim Alshareef- 308. Dar alfikr alarabi

[37] ... يَنْفُخُ فِي كِيرِهِ وقَدِ امْتَلأَ الْبَيْتُ دُخانًا Musannaf Ibn abi Sheebah , (235 h)(. Kitab Aljanayez, Bab man Rakkhasa fil bikaa ala almayyet, 3:63, raqm- 12126, Sahih Ibn Hebban, Ibn e Hebban (354 h) ,7:162. Raqm-2902

[38] Al taratib ul Idariah, Al Kattani, 2:42

[39] Abbu Muhammad Abdul Ullah bin Muslim bin qutaibah al Dainoori 213 h, 828 Esvi ko Baghdad mein peda hue thay. Adab ke bohat barray Imam thay. Koofah mein rehaish pazeer thay. kuch muddat tak Dainoor shehar ke Qaazi muqarrar hue thay jis ki wajah se Dainoori maroof hue. Baghdad mein 276 h bamotabq 889 Esvi ko wafaat paye. [Wafiyat al Ayan-3:42, Al Aalaam- 4:137]

[40] Al Maarif, Ibn Qutaibah al Dainoori, 1:575، . Al haiath almisriyah al aammah alketab al Qaherah, 1992

[41] Muhammad bin Ahmed bin Moose, Abu Muhammad Badar Aldeen , Aini , Hanfi 762 h.1361 Esvi ko Ain taab (Shaam) mein peda hue. Baray Moarakh aur Muhaddis thay. Sarkar ke baray ohdon par bhi faiz rahay hain. Halb, Misar aur Dimashq mein sukoonat pazeer rahay hain. kaseer altasaneef thay. [Aldou allamei, Shams Aldeen Sakhawee (902 h) 10:131]

[42]Omdath Alqari- 11:210

[43] Muhammad bin Abdul al-baqi bin Yousuf bin Ahmed bin shohab, Abu Abdul Ullah , Al Zarqani, Almalki Qahira mein 1055 h. 1645 Esvi ko peda hue. Malki Fuqahaa mein se hain. Zarqani ki nisbat Misar mein aik ilaqay ki wajah se hai. Aap ne kayi kitaaben taleef ki hai. 1122 h bamotabq 1710 Esvi ko Qahira hi mein wafaat hue. [Al Mousaa Al Arabia Al Ilmiah]

[44] Al Tarateb Al Idariah, Al Kattani- 2:26

[45] Al Sahih ul Bukhani (256 h), 3:61 . Dar Tooq Alnajah. 1422 hijri

[46] Telbees Ibless, Allama Ibn e Juzee (251 h), Safah 551- Dar Alfikr wal Nashr, Bairoot, Labnan 2001 Esvi

[47] Muqaddamah Ibn Khaldoon. 2:245

[48] Fath ul Bari, 2:398

[49] Seerat Ibn Hesham, Abdul Malik Hesham (213 h), 2:483

[50] Al Sahih ul Bukahri, 3:131, raqm. 2456

[51] Al Isabah fi Tameez AlSahabah 12:438

[52] Al Tarateeb Al Idariath- Al-Kattani 2:70
[53] Al Isabah fi Tameez AlSahabah- 4:211
[54] Al Isteaab- 4:53
[55] Al Isabah fi Tameez AlSahabah- 4:403
[56] Al Tarateeb Al Idariath- Al-Kattani 2:62
[57] Aizan- 2:52
[58] Al Isteaab- 2:326, Osad Al Ghabath, 3:72
[59] Al Tarateeb Al Idariath- 2:46